ڈاکٹر محمد ریاض

شیخ سعدیؒ کی بین الاقوامی شہرت

شیخ سعدیؒ نے شاعرانہ تعلی کے طور پر فرمایا تھا ؎

ہفت کشور نمی کنند امروز　　بے مقالاتِ سعدی انجمنے

اور یہ بات جیسا کہ شاعر کی زندگی کے دوران درست تھی، ویسی ہی اب بھی ہے۔ سعدی نثر و نظم کی ایک جامع شخصیت تھے۔ یوں تو انھوں نے ہر صنفِ شعر میں طبع آزمائی کی اور ان کے عربی اشعار کی مقدار بھی خاصی ہے، مگر جو قبولِ عام ان کی مثنوی "بوستان" کو ہوا اور اس سے بھی بڑھ کر ان کی نثر و نظم کے حسین امتزاج "گلستان" کو جس طرح ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا رہا، عالمی ادب میں اس کی مثالیں کم ہی ملیں گی۔ سعدی کا سارا ہی کلام بلاغت و فصاحت کا معیار مانا جاتا ہے۔ مگر ان دو کتابوں کی دلآویزی کی اور ہی بات ہے۔ دنیا کے مشہور زبانوں میں سے شاید ہی کوئی زبان ہوگی، جس میں یہ کتابیں ترجمہ نہ ہو گئی ہوں — اور ایک نہیں، کئی کئی مصنفین نے ترجمہ کی ہیں، اور اس مضمون میں تراجم کا اجمالی ذکر کیا جاتا ہے۔

جن ممالک میں فارسی زبان اور ادبیات کا عام طور پر رواج رہا ہو۔ جیسے برصغیر پاک و ہند وہاں پر سعدی ایسے ہی مشہور رہیں جیسے مقامی شعرا اور ادبا۔ ایسے ممالک میں سعدی کے تراجم کا ذکر تحصیل حاصل ہوگا۔ عرب ممالک کا خصوصاً ایران کے ہمسایہ ممالک میں فارسی کا کسی قدر رواج رہا اور اب بھی ہے۔ سعدی اپنی عربی غزلیات اور قصائد وغیرہ کے ذریعے ان ممالک میں خاصے متعارف ہیں۔ عرب ممالک میں سعدی کی گلستان کے دو ترجمے بھی متداول ہیں: ایک لبنان میں چھپا اور دوسرا دمشق (شام) میں جس کے مترجم استاد محمد الفراتی ہیں۔ اس ترجمہ میں گلستان کا نام "روضۃ الورد" رکھا گیا جو نہایت مناسب ہے۔ استاد محمد الفراتی نے بوستان کا ترجمہ بھی کیا ہے جو ابھی زیر طبع ہے۔ سعدی چند مرتبہ دمشق میں تشریف لے گئے تھے۔ اسی مناسبت سے وہاں کی ایک سڑک کا نام "سعدی روڈ" رکھا گیا ہے۔ عراق میں ڈاکٹر محفوظ نے سعدی پر دو کتابیں لکھی ہیں: ایک سعدی کے حالات و

تصانیف پر اور دوسری مشہور عربی شاعر متنبی کے سعدی پر اثرات کے بارے میں

جاپان میں ۱۹۲۲ء میں گلستانِ سعدی کے منتخبات کا جاپانی میں ترجمہ شائع ہوا۔ ۱۹۴۸ء میں ٹی ٹیکا سے نے پوری گلستان کا ترجمہ چھپوایا۔ ۱۹۵۱ء اور ۱۹۵۳ء میں دو الگ الگ مترجمین نے گلستان کے جاپانی میں متراجم چھپوائے ہیں۔ مترجمین بالترتیب ای۔ ساوا اور انیچی گاموہیں۔ مگر مغربی ممالک نے سعدیؒ کا جس طرح استقبال کیا، وہ تعجب انگیز اور قابلِ ذکر ہے

۱۶۳۴ء میں انڈرے دریہ نے "گلستان" کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا اور اس کی مدد سے ایک سال بعد ۱۶۳۵ء میں فریڈرک اکیسناخ نے اسے جرمن زبان میں منتقل کر دیا۔ جنٹ سیوس نے اسی کتاب کا ۱۶۵۱ء میں لاطینی میں ترجمہ کر کے مع فارسی متن کے لیڈن سے شائع کرایا۔ ایڈم اولیرس جرمن حکومت کا ایران میں نمائندہ تھا۔ اس نے دو ایرانیوں حق وردی اور رضا کی مدد سے "گلستان" کا ۱۶۵۴ء میں جرمن زبان میں ترجمہ کر کے شائع کرایا۔ اس نے گلستان کی نثر کا نثر اور نظم کا نظم میں ترجمہ کیا۔ اسی سال گلستان کا ڈچ زبان میں ترجمہ ہوا۔ اور ۱۶۶۰ء میں اس کی تجدید طبع ہوئی۔ ایڈم اولیرس ہی نے پہلی بار "بوستان" کا جرمن میں ترجمہ کیا تھا۔

کارل ہنرچ گراف نے ۱۸۴۶ء میں گلستان کا جرمن میں بڑا جدت آفریں ترجمہ کیا۔ اس نے نہ صرف شعر کا شعر میں ترجمہ کیا بلکہ گلستان کی نثر کا سجع اور قافیہ بھی برقرار رکھا ہے۔ بوستان، کا ایک نہایت فصیح جرمن ترجمہ ۱۷۸۲ء میں چھپا۔ مترجم فریڈریچ (وفات ۱۷۷۸ء) تھے۔ ۱۹۲۱ء میں ایک نامور مستشرق فریڈرک روزن نے "گلستان" کے مقدمہ، باب ہشتم منتخبہ "اشعار سعدی" کا جرمن میں ترجمہ کیا۔ اس سے قبل ۱۸۸۰ء میں باربیہ ڈومیئر نے گلستان کا فرانسیسی میں ترجمہ شائع کیا اور اس پر حواشی لکھے۔

گلستان کم و بیش یورپ کی سب زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے۔ پھر اڈوڈا ولنس ٹیس، نامی مستشرق نے ۱۸۶۰ء میں اس کا اطالوی زبان میں ترجمہ کیا اور میپلز سے اُسے شائع کیا۔ رومانیہ میں اس کتاب کا ترجمہ ۱۹۵۹ء میں چھپا۔ رومانی زبان میں ترجمہ کرنے والے گیدرکی ڈن ہیں۔ چیکوسلواکیہ کی مشہور فاضل خاتون ورا کوبیکورا نے گلستان کو اپنی زبان میں منتقل کیا ہے (اور اسی ترجمہ کے ساتھ چند دیگر فارسی شعرا کے فارسی کلام کا ترجمہ کر دیا گیا ہے) پولینڈی زبان میں گلستان کا ترجمہ ۱۸۷۹ء کو شائع ہوا۔ ہنگری میں اس

کے پہلے مترجم انڈرس باڈراگ لجسیٹ ہیں (۱۹۵۹ء) دو سال بعد ایک دوسرے مترجم گوناکپس نے گلستان کا منظوم ترجمہ چھپوایا ہے۔ یوگوسلاوی زبان میں گلستان کے مترجم فحیم باجرا کٹاروک ہیں (۱۹۲۹ء) یونانی زبان میں کسی نامعلوم مترجم نے گلستان کو اپنی زبان میں منتقل کیا ہے۔ یہ ترجمہ ۱۸۵۹ء میں شائع کیا گیا۔ ایک دوسرے مؤلف 'یولی کرالی اڈز' کا ترجمہ ۱۸۷۱ء میں استنبول سے چھپا تھا۔ ٹریکو کا یونانی ترجمہ ۱۹۲۳ء میں چھپا اور اب تک متداول ہے۔ سوویٹ یونین میں بولی جانے والی چالیس سے زیادہ زبانوں میں سعدی کی مختلف کتابوں کے انتخابات چھپ چکے ہیں۔ ڈاکٹر نزارلیس نے ۱۸۵۷ء میں گلستان کا روسی زبان میں ترجمہ کیا اور ایک سال کے بعد علموگراف مستشرق نے اس سے بہتر ترجمہ کیا۔ علموگراف ہی نے بوستان کے منتخبات کو روسی میں منتقل کیا تھا مگر اس کتاب کا پورا ترجمہ 'پاکین' کے ہاتھوں مکمل ہوا (۱۹۳۴ء)۔ 'برتلس' نے ۱۹۵۹ء میں گلستان کا روسی ترجمہ نیز سعدی کی مختلف کتابوں کے مترجمہ انتخاب شائع کرائے اور مستشرق کے ترجمے متداول ہیں۔ تاجکستان میں ۲۷ مئی ۱۹۵۸ء کو گلستان سعدی کی تالیف کا سات سو سالہ جشن منایا گیا۔

گلستان ۱۲۵۸ء/ ۶۵۶ ہجری میں تالیف ہوئی تھی) اور اس ملک کے صدر مقام کی ایک پارک کو "پارک سعدی" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

۱۸۰۷ء میں فرانسس گلیڈون نے گلستان کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ ۱۸۳۹ء میں رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کی طرف سے "بوستان" کا ایک انتخاب انگریزی میں کیا گیا۔ ۱۸۸۲ء میں ڈوی نے بوستان کا انگریزی ترجمہ شائع کرایا۔

ان تراجم کو دیکھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ بوستان اور گلستان جیسی شہرت کسی اور فارسی کتاب کو کم ہی نصیب ہوئی ہوگی اور یہی دو کتابیں شیخ سعدیؒ کی بین الاقوامی شہرت کا باعث ہیں۔

نوٹ: مندرجہ بالا معلومات ان ماخذ سے ماخوذ ہیں:

مجلہ دانشکدۂ ادبیات تہران مہر ماہ ۱۳۴۵ ش، ایضاً فروردین ماہ ۱۳۳۶ ش، مجلہ سخن خرداد ماہ ۱۳۳۲ ش، اطلاعات ماہانہ دی ماہ ۱۳۲۷ ش، قلمرو سعدی تالیف علی دشتی، مجلہ ہنر و مردم شمارہ ۴۱/۴۲ سال ۱۳۴۶ ش اور یہی مجلہ شمارہ ۸۳ سال ۱۳۴۸ ش۔